International Research Journal of Arabic and Islamic Studies, Vol.:03, Issue: 02, July-Dec 2023
pp: 311- 321

OPEN ACCESS
IRJAIS
ISSN (Online): 2789-4010
ISSN (Print): 2789-4002
www. irjais.com

شہد کی مکھی اور شہد: قرآنی بیانات وسائنسی انکشافات

Honeybee and Honey: Quranic Statements and Scientific Discoveries

Hafiz Abdul Wahab
M. Phil Scholar, Institute of Islamic Studies, University of Punjab, Lahore.
Sadia Anjum
M. Phil Scholar, Institute of Islamic Studies, University of Punjab, Lahore.

Abstract

The mention of honey bee in Quranic statement and aligns them with contemporary scientific discoveries. Highlighting the belief that Allah inspired the bee three things; one to take dwellings for themselves in the mountains, in the trees, and in what they construct, the second: eat from all the fruits and follow the ways of your Lord laid down [for them] and the third thing: to merge from their bellies a drink, varying in colors, in which there is healing for people. The discussion delves into the intricate and elegant structure of honey bee's comb focusing on their hexagonal cells. Additionally, the article examines the unique honey making process, which occurs naturally. The scientific discoveries and experiments about honey emphasizes the Quranic assertion that there is healing in honey. Through this analysis, the article underscores the remarkable alignment between religious texts and modern scientific understanding, reflecting the profound complexity, design and benefits inherent in even the small creation of Allah.

Keywords: Quran, honey bee, honey, creation, scientific discoveries, divine design

تعارف موضوع

یہ ایک حقیقت ہے کہ قرآن کریم ہمارے تمام دینی، شرعی و تمدنی افکار و نظریات کا اثاثی منبہ اور سرچشمہ ہے۔ کیونکہ قران حکیم معجزہ رسول کی صداقت پر کتاب شکل میں موجود ہے اور قیامت تک رہے گا اور ہمارے موجودہ تمام مسائل میں ہماری رہنمائی کر سکتا ہے قرآن کے عجائبات نہ کبھی ختم ہوئے ہیں اور نہ ہی کبھی ختم ہو سکیں گے خواہ دنیا کتنی ہی ترقی کیوں نہ کر جائے۔ قرآن علم کو دو حصوں میں تقسیم کرتا ہے علم نافع اور علم غیر نافع۔ ہر وہ علم جو دنیا اور آخرت کے لحاظ سے مفید ہو اس کو حاصل کرنا انسان کی سعادت ہے اور وہی علم نافع ہے اور جو علم دنیا اور آخرت کے لحاظ سے غیر مفید ہو اس کو ترک کر

دینا بہتر ہے۔ علم نافع انسان کو مشاہدہ تجربہ اور کوششوں سے حاصل ہوتا ہے یہ انسانی تلاش اور تحقیق کی پیداوار ہے، علم ریاضی، علم کیمیا، علم ارضیات، علم حیوانیات، علم طبیعیات، علم نفسیات اور علم حشرات وغیرہ سب مفید علم کا حصہ ہے۔ اللہ تبارک وتعالی نے قرآن میں فرمایا:

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجْنَا بِه ثَمَرَاتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ۚ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ ۔ وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُه كَذٰلِكَ ۗ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَآءُ ۗ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ۔[1]

"کیا تونے نہیں دیکھا کہ اللہ ہی آسمان سے پانی اتارتا ہے پھر ہم اس کے ذریعے سے پھل نکالتے ہیں جن کے رنگ مختلف ہوتے ہیں، اور پہاڑوں میں مختلف رنگوں کے کچھ تو سفید اور کچھ سرخ اور بہت سیاہ بھی ہیں۔ اور اسی طرح آدمیوں اور زمین پر چلنے والے جانوروں اور چوپایوں کے بھی مختلف رنگ ہیں، بے شک اللہ سے اس کے بندوں میں سے عالم ہی ڈرتے ہیں، بے شک اللہ غالب بخشنے والا ہے۔"

ان آیات میں موسم پھل، پھول، رنگ، پہاڑ، حشرات الارض اور حیوانات کا ہی تذکرہ ہے ان علوم کے ذریعے جو لوگ اللہ کی معرفت حاصل کر لیتے ہیں اور خشیت حاصل کر لیتے ہیں ان کو اللہ تعالی نے علماء کے لقب سے نوازا ہے، قرآن میں ان علوم کا ذکر اشاراتی اسلوب میں ملتا ہے اور ان حشرات کے متعلق حقائق بیان کیے گئے ہیں لیکن تفصیلات کے لیے انسانی جستجو کو نکھارا گیا ہے اور اسی انسانی حس جستجو، مشاہدہ اور تجربات کے ذریعے علم حاصل کرنے کا نام سائنس ہے۔

آج کل کچھ چونکہ سائنس کا دور دورہ ہے اور لوگوں کے ذہنوں پر سائنس اور سائنٹیفک مسائل چھائے ہوئے ہیں بلکہ ہر بات کو سائنسی عینک سے دیکھنے کا رجحان عام ہو گیا ہے تو قرآن کریم بھی اس میدان میں پیچھے نہیں رہ جاتا اگرچہ قرآن کریم سائنس کی کتاب نہیں بلکہ رشد وہدایت کی کتاب ہے پھر بھی ایسی فطری علوم سے لبریز ہے یہ جدید ذہن کو مطمئن کرنے کا پورا پورا سامان رکھتی ہے۔

النحل کا معنی ومفہوم

نحل شہد کی مکھی کو کہتے ہیں اسے انگریزی میں Honey Bee کہتے ہیں. النحل کا معنی: شہد کی مکھی اور نحلة اس کی مونث ہے۔[2] النحل: حشرة من رتبة غشائيات الاجنحة من الفصلية النحلية، واليها تنسب فصيلة النحليات، تربى للحصول على عسلها، وواحدتها: نحلة۔[3] "شہد کی مکھیوں کی کلاس سے تعلق رکھنے والے آرڈر Hymenoptera سے ایک کیڑا، جس سے شہد کی مکھیوں کے خاندان کو منسوب کیا جاتا ہے، اس کا شہد حاصل

کرنے کے لیے پالا جاتا ہے۔ اور اس کی واحد "نحلة" ہے" جوہری نے کہا ہے: النحل اور النحلة الدبر (شہد کی مکھیوں کے انبوہ) کا اطلاق نر اور مادہ دونوں پر ہوتا ہے، یہاں تک کہ کہا جاتا ہے: یعسوب (نر مکھی، شہد کی مکھیوں کا بادشاہ) اور اہل حجاز کی لغت میں النحل کو اور ہر اس جمع کو جس کے درمیان اور اس کی واحد کے درمیان صرف ھا کا فرق ہوتا ہے مونث لایا جاتا ہے۔[4]

النحل کا قرآن میں ذکر

اللہ رب العزت نے شہد کی مکھی کا ذکر سورۃ النحل آیت نمبر 68 اور 69 میں ان الفاظ میں فرمایا ہے:

"وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ ثُمَّ كُلِيْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِيْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ۭ يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَاۗءٌ لِّلنَّاسِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ "

" اور الہام کیا تیرے رب نے شہد کی مکھی کی طرف کہ تو بنا پہاڑوں میں گھر اور درختوں میں اور ان میں جن (چھپروں) پر یہ لوگ بیلیں چڑھاتے ہیں۔ پھر تو کھا ہر قسم کے پھلوں سے پھر تو چل اپنے رب کے راستوں پر جو مسخر کیے ہوئے ہیں، نکلتی ہے ان کے پیٹوں سے پینے کی ایک چیز مختلف ہیں اس کے رنگ اس میں شفاء ہے لوگوں کے لیے بیشک اس میں یقینا نشانی ہے اس قوم کے لیے جو غور وفکر کرتے ہیں۔"

سورۃ النحل میں آسمانوں سے پانی اترنے کی نعمت، گوبر اور خون کے درمیان سے بغیر دودھ کی پیدائش، کھجوروں اور انگوروں سے شکر و شراب کی پیدائش، یہ تمام مشروبات کا ذکر ہے اور ان مشروبات کا اخراج ایسے اجسام سے ہو رہا ہے جو ان سے شکل و جنس میں بھی مختلف ہیں، اسی مضمون سے ربط رکھتے ہوئے اللہ رب العزت نے شہد کی مکھی سے مختلف رنگوں کا شہد بننے کا تذکرہ فرمایا ہے اس سے قرآن کے مضمون و مفہوم کا آپس میں متناسب اور ربط ہونا واضح ہے۔[5]

معنی و مفہوم

اللہ پاک نے اس آیت میں اپنی ایک اور عجائب قدرت کا حال بیان فرمایا کہ یہ شہد کی مکھیاں جو کچھ بھی جان رکھتی ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں یہ بات ڈال دی ہے کہ پہاڑوں اور درختوں میں جہاں جہاں مناسب سمجھیں اپنے قیام کے لیے گھر بنالیں یہ مکھی اپنے گھر بنانے میں نہایت ہی سمجھ رکھتی ہے اور اس مضبوطی اور حکمت کے ساتھ اپنا گھر بناتی ہے کہ کیا مجال کہ ذرا بھی سوراخ رہ جائے۔ پھر اللہ پاک نے اس کو طرح طرح کے میوے اور پھلوں سے جنگل اور باغوں میں چل پھر کر کھانے پینے کا حکم دیا اور اسے یہ بھی سمجھ دی کہ اپنے گھر کا رستہ نہ بھولے دور دراز مسافت طے کرنے پر بھی سیدھے اپنے

گھر ہی کی طرف واپس آئے پھر یہ بیان فرمایا کہ اس کے پیٹ میں سے رنگ برنگ کا شہد نکلتا ہے جس کا رنگ لال بھی ہوتا ہے۔ زرد بھی ہوتا ہے سبحان اللہ کیا اس کی حکمت ہے کہ ایسی بے حقیقت مکھی سے اتنا بڑا کام لیا شہد کی مکھیاں جب پھلوں اور پھولوں میووں کو چوس چوس کر آتی ہیں تو اپنے گھر میں اس چوسے ہوئے رس کو خزانہ کی طرح جمع کرتی جاتی ہیں اور اسی کا نام شہد ہے اور اس کے پروں سے موم بنتا جاتا ہے۔ پھر اللہ پاک نے یہ بیان کیا کہ یہ شہد جو ان مکھیوں سے حاصل ہوتا ہے اس میں انسان کے ہر مرض کی شفا ہے سارے امراض اس کے استعمال سے دفع ہوتے ہیں۔[6]

واوحی ربک الی النحل: اس میں وحی کرنے سے مراد ہے: الہام کرنا اور دل میں ڈالنا، یعنی اس کی فطرت میں یہ چیز ڈالی۔[7]

صوفیہ کرام نے وحی کو حقیقی معنی پر محمول کیا ہے اور وہ حیوانات کی جمیع اوصاف میں انبیاء اور رسل کے قائل ہیں اور فلاسفہ جملہ حیوانوں میں نفس ناطقہ مانتے ہیں مگر یہ شرعاً ثابت نہیں۔[8]

واخرج ابن جریر، وابن المنذر، عن مجاهد فی قوله: واوحی ربک الی النحل قال: الهمها الهاما[9]

ابن جریر اور ابن منذر نے مجاہد (رح) سے روایت کیا کہ (آیت) "**واوحی ربک الی النحل**" یعنی اس کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ کوئی قاصد اس کی طرف نہیں بھیجا۔

واوحی ربک الی النحل سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے چھوٹے جانوروں کو بھی عقل عنایت کی ہے جسے نوعی الہام کہتے ہیں، آج جدید تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن حکیم کا یہ نظریہ بالکل درست ہے عقل و فراست کی نعمت سے صرف انسان ہی بہرہ ور نہیں، بلکہ دوسری مخلوقات حیوانات وغیرہ بھی بہرہ ور ہیں، انسانی عقل اور حیوانی عقل میں فرق یہ ہے کہ انسان میں تفصیلی عقل ہے اور حیوانات میں نوعی اور جنسی جو ضروریات طبعی تک محدود ہوتی ہے۔[10]

ماہرین نفسیات انگریزی میں جس شے کو (جبلت) سے تعبیر کرتے ہیں، وہ وحی حیوانی ہی کا دوسرا نام ہے۔ اور علامہ راغب نے اسی مفہوم کو "تسخیر" سے ادا کیا ہے۔[11]

شہد کی مکھی کے تمام رویے ایک یقینی ذہانت اور شعور کو ظاہر کرتے ہیں، تاہم، یہ شعور اور ذہانت دراصل ان کی اپنی نہیں ہے. خدا نے ایک آیت میں شہد کی مکھی وں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: "تمہارے رب نے شہد کی مکھیوں پر وحی کی۔ (سورۃ النحل:68) سے پتہ چلتا ہے کہ یہ مخلوق جو کچھ بھی کرتی ہے، بشمول ان کا شعوری رویہ، اس کی وحی اور وحی سے پیدا ہوتا ہے۔ ایک تحقیق کے نتائج کے مطابق شہد کی مکھیوں کا دماغ انتہائی جدید ترین کمپیوٹر سے بہتر شرح پر کام کرتا ہے۔ آج کے جدید ترین کمپیوٹرز ایک سیکنڈ میں 16 بلین کمپیوٹیشن کا حساب لگاسکتے ہیں۔ شہد کی مکھیوں کے دماغ کا اعداد و شمار اس سے 625 گنا زیادہ ہے: 10 ٹریلین. مزید یہ کہ شہد کی مکھیوں کا دماغ بھی ان تمام اعداد و شمار کو انجام دینے میں کمپیوٹر کے

مقابلے میں کم توانائی خرچ کرتا ہے۔ 10 ملین شہد کی مکھیوں کے ذریعہ استعمال کی جانے والی توانائی وہی ہے جو ایک 100 واٹ بلب میں استعمال ہوتی ہے۔ (شہد کی مکھیوں کا دماغ 10 مائیکرو واٹ سے بھی کم توانائی استعمال کرتا ہے۔ جیسا کہ اس موازنہ سے دیکھا جا سکتا ہے، شہد کی مکھی کے جسم کے ہر عضو بشمول اس کے دماغ کو خاص طور پر ان افعال کو انجام دینے کے لئے بنایا گیا ہے جن میں وہ ایک مقررہ وقت میں مشغول ہے۔[12]

ان اتخذی من الجبال بیوتا ومن الشجر سب سے پہلی وحی جو اللہ رب العزت نے فرمائی وہ یہ ہے کہ پہاڑوں، درختوں اور ان (چھپڑوں) جہاں لوگ بیلیں چڑھاتے ہیں گھر بناؤ۔

مِنَ الۡجِبَالِ اور مِنَ الشَّجَرِ میں تبعیضیہ ہے۔ کیونکہ ہر پہاڑ پر وہ گھر نہیں بناتی اور نہ ہی ہر درخت پر بناتی ہے۔ اور نہ ہی ہر چھپر میں بناتی ہے۔ وَّ مِنَ الشَّجَرِ وَ مِمَّا یَعۡرِشُوۡنَ (اور بعض درختوں اور بعض چھپروں میں جن کو لوگ بناتے ہیں) یَعۡرِشُون سے مراد گھروں کی چھتیں جو چھپروں کی صورت میں بلند کی جائیں۔[13] شہد کی مکھیوں کے بارے میں سب سے حیرت انگیز بات یہ ہے کہ وہ ہیکسا گونیل خلیات بناتے ہیں۔ شہد کی مکھیاں چھتے کی تعمیر میں مل کر کام کرتی ہیں، مکمل ہم آہنگی میں اور انتہائی منظم انداز میں. درحقیقت، اگرچہ وہ مختلف مقامات سے شروع ہوتے ہیں، لیکن وہ سب بالکل ایک ہی سائز کے خلیات بناتے ہیں۔ وہ جوڑ جہاں وہ درمیان میں ملتے ہیں وہ پوشیدہ ہیں، اور ان کے ہیکسا گون کے زاویوں میں کبھی کوئی غلطی نہیں ہوتی ہے۔۔ وہ انہیں پناہ گاہ، خوراک ذخیرہ کرنے اور لاروا پالنے کے لیے بناتے ہیں، اور چھتے کے ہر پہلو کو منظم کیا جاتا ہے۔ ہر چھتے پر سیکڑوں یا ہزاروں خلیات ہو سکتے ہیں، جو شہد، پولن اور انڈوں سے بھرنے کے لئے ترتیب وار طریقے سے تیار ہوتے ہیں۔ چھتے کا اوپری حصہ درمیان میں شہد سے بھرا ہوا ہے۔ پولن ان کے نیچے ذخیرہ کیا جاتا ہے، جس میں انڈے بہت نیچے ہوتے ہیں۔ اس سے تین اجزاء یعنی شہد، لاروا اور پولن چھتے کے تقریبا مکمل اندھیرے میں گھلنے سے بچ جاتے ہیں۔ شہد اور لاروا کو الگ الگ رکھنا یقینی طور پر انسانوں کے فائدے کے لئے ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ ایک امتیازی صلاحیت ہے جو اسے خدا نے دی ہے۔[14] اگر خلیات گول ہوتے یا پینٹا گونل، تو ان کے درمیان خالی جگہیں ہوں گی۔ اس کا مطلب صرف جگہ کا ناقص استعمال نہیں ہو گا۔ یہ شہد کی مکھیوں کو ہر سیل کے تمام یا کچھ حصوں کے لئے الگ الگ دیواریں تعمیر کرنے پر بھی مجبور کرے گا، اور مواد کا بہت بڑا ضیاع کرے گا۔ مثلث، مربع اور ہیکسا گون کے استعمال سے ان مشکلات سے بچا جا سکتا ہے. بشرطیکہ ان کی گہرائی ایک جیسی ہو، لہذا ایسے خلیات ایک ہی حجم رکھتے تھے. لیکن رقبے کے لحاظ سے مساوی تین جیومیٹریکل اعداد و شمار میں سے ہیکسا گونل کا دائرہ سب سے چھوٹا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ، یقینا، اسی صلاحیت کے خلیوں کے لئے ضروری تعمیراتی مواد کی مقدار ہیکسا گونیل تعمیر میں سب سے کم ہے۔[15]

ثم کلی من کل الثمرات پھر یہ القاء ہوا کہ بلاقید ہر قسم کے پھل کھایا کرے۔ بعض کہتے ہیں درختوں کے پتوں پر شبنم کی وجہ سے ایک شیریں چیز جمی ہوتی ہے اس کو مکھیاں چاٹتی ہیں اور وہی شہد ہے بعض کہتے ہیں نہیں بلکہ ان کے پیٹ میں ہر چیز جاکر شہد ہو جاتی ہے اور چونکہ پھلوں میں مٹھاس ہے بیشتر شہد کی مکھیاں انھیں کو کھاتی ہیں۔[16]

فاسلکی سبل ربک ذللا یہ وہ تیسری بات ہے جو ان کو الہام کی گئی ہے کہ اپنے رب کے راستوں پر چل، ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے ابن زید (رح) سے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ "ذلول "اس کو کہتے ہیں جس کی قیادت کی جاتی ہے وہ وہاں ہی جاتا ہے جہاں اس کا مالک ارادہ کرتا ہے فرمایا لوگ شہد کی مکھیوں کے پیچھے جاتے تھے اور اس کے ذریعہ چراگاہ تلاش کرتے تھے اور لوگ جاتے ہیں جبکہ شہد کی مکھی ان کی پیروی کرتی ہے پھر یہ (آیت) پڑھی "**اولم یروا انا خلقنا لھم مما عملت ایدینا انعاما فھم لھا مالکون () وذللنھا لھم** "یسین آیت (۷۲)۔ اور ایک مفسر قرآن کے مطابق: شہد کی مکھی قسم قسم کے پھلوں کا رس چوسنے کے لیے دور دور جاتی ہے مگر اپنے مکان کا راستہ نہیں بھولتی اور نہ دوسرے کے مکان میں جا بیٹھتی ہیں۔ یہ سب کچھ الہام خداوندی کے بغیر ناممکن ہے۔[17] **ذللا** کی ایک تفسیر "مسخر کیے گئے راستے" بھی کی گئی ہے۔[18]

یخرج من بطونھا شراب ابن جریر ابن ابی شیبہ اور ابن ابی حاتم نے مجاہد (رح) سے روایت کیا کہ (آیت) "**یخرج من بطونھا شراب مختلف الوانه فیه شفآء للناس** 'میں شراب سے مراد "شہد" ہے۔[19]

قزوینیؒ کا بیان ہے کہ عید کے دن کو رحمت کا دن کہنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اسی دن میں اللہ تعالیٰ نے شہد کی مکھی کو شہد بنانے کا علم سکھایا۔[20] شہد کی مکھی پھولوں سے جو امرت جمع کرتی ہے اور نگل جاتی ہے وہ اس کے شہد کے پیٹ میں کیمیائی تبدیلی سے گزرتی ہے، جہاں یہ وٹامنز اور معدنیات سے بھرپور ایک بھاری، شکر دار مائع بن جاتی ہے۔ بعد میں، شہد کی مکھیاں اسے شہد کے خلیوں میں ڈالتی ہیں اور موم کے کور کے ساتھ مہر لگاتی ہیں۔ شہد، شہد کی مکھیوں کی طرف سے فراہم کردہ خصوصی ایئر کنڈیشننگ کی بدولت خلیات میں اپنا جانا پہچانا ذائقہ اور گاڑھا پن حاصل کرتا ہے۔ شہد کا رنگ، اس کی شکر کی مقدار اور مختلف ذائقے سب جمع کردہ اصل امرت سے نکلتے ہیں۔ پھولوں میں خوشبودار اتار چڑھاؤ والے تیل، وہی تیل جو پھولوں کو ان کی خوشبو دیتے ہیں، شہد کو اس کی خوشبو دیتے ہیں۔ شہد کی پیداوار کے لئے ایک بڑی کوشش کی ضرورت ہے۔ مثال کے طور پر آدھا کلو خام امرت جمع کرنے کے لیے 900 شہد کی مکھیوں کو پورا دن کام کرنا پڑتا ہے، جس کا صرف ایک حصہ شہد میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ پھولوں سے حاصل ہونے والے شہد کی مقدار مکمل طور پر چھتے پر لائے گئے امرت کی شکر کی ارتکاز پر منحصر ہے۔ مثال کے طور پر سیب کے پھول میں چینی بہت کم ہوتی ہے اور سیب کے درختوں سے جمع ہونے والے امرت کا بہت کم حصہ شہد میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ 450 گرام خالص شہد حاصل کرنے کے لیے

تقریباً17,000 شہد کی مکھیوں کو10 ملین پھولوں کا دورہ کرنا پڑتا ہے۔ خوراک کی تلاش کے لئے ایک اوسط مہم کے لئے ضروری ہے کہ ایک شہد کی مکھی تقریباً500 پھولوں کا دورہ کرے اور تقریباً25 منٹ کا سفر کرے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ شہد کی مکھیوں کو450 گرام خالص شہد حاصل کرنے کے لئے000،7 کام کے گھنٹے کیوں لگانے پڑتے ہیں۔[21]

مختلف الوانه شہد کا رنگ موسمی تغیرات اور ماحول کے مختلف الالوان پھولوں اور پھلوں کی وجہ سے مختلف ہوتا ہے سفید، زرد اور سرخ وغیرہ۔

فيه شفاء للناس میں موجود ھاء کا مرجع العسل ہے۔ جس کے رنگ مختلف ہیں اس شہد میں لوگوں کے لیے شفا ہے۔ حضرت ابن عباس (رض) سے یوں ہی مروی ہے اور حضرت ابن مسعود (رض) نے بھی یہی فرمایا ہے۔[22] حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عَلَيْكُمْ بِالشِّفَاءَيْنِ : الْعَسَلِ ، وَالْقُرْآنِ[23]" دو شفا والی چیزیں اختیار کرو: شہد اور قرآن۔" ایک اور روایت میں ہے: الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثَةٍ : شَرْبَةِ عَسَلٍ ، وَشَرْطَةِ مِحْجَمٍ ، وَكَيَّةِ نَارٍ ، وَأَنْهَى أُمَّتِي عَنِ الْكَيِّ[24] "شفا تین چیزوں میں ہے۔ شہد کے شربت میں، پچھنا لگوانے میں اور آگ سے داغنے میں لیکن میں امت کو آگ سے داغ کر علاج کرنے سے منع کرتا ہوں"۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مَنْ لَعِقَ الْعَسَلَ ثَلَاثَ غَدَوَاتٍ، كُلَّ شَهْرٍ، لَمْ يُصِبْهُ عَظِيمٌ مِنَ الْبَلَاءِ"[25] "جس شخص نے ہر ماہ کی تین صبح کو شہد چاٹ لیا اس کو کوئی بڑی مصیبت نہ پہنچے گی"۔

شہد کے استعمال کے فوائد

- **اینٹی آکسیڈنٹس کا بہترین ذریعہ**

شہد میں بہت سے کیمیکلز پائے جاتے ہیں جو اینٹی آکسیڈنٹس کے طور پر کام کرتے ہیں۔ اس کی کچھ اقسام میں سبزیوں اور پھلوں جتنے اینٹی آکسیڈنٹس پائے جاتے ہیں جو جسم کو فری ریڈیکلز کی وجہ سے پہنچنے والے نقصان سے بچاتے ہیں۔ فری ریڈیکلز کی وجہ سے بڑھاپے کی آثار جلدی ظاہر ہونا شروع ہو جاتے ہیں اور اس کے علاوہ دائمی بیماریوں جیسا کہ کینسر اور دل کے مسائل کے خطرات بھی بڑھ جاتے ہیں۔ طبی تحقیقات کے مطابق شہد میں پولی فینول نامی سوزش کو کم کرنے والا جز پایا جاتا ہے جو آکسی ڈیٹو دباؤ کو کم کرتا ہے۔ شہد کے استعمال سے سانس کی نالی، ہاضمے کے نظام، دل کی صحت، اور اعصابی نظام میں بھی بہتری آتی ہے۔[26]

- **اینٹی بیکٹیریل اور اینٹی فنگل خصوصیات کا حامل**

طبی تحقیقات کے مطابق شہد کے غذائی اجزاء میں اینٹی بیکٹیریل اور اینٹی فنگل خصوصیات پائی جاتی ہیں، جب کہ شہد کی مختلف اقسام میں اینٹی بیکٹیریل اور فنگل خصوصیات مختلف ہوتی ہیں۔[27]

- **کولیسٹرول لیول میں بہتری**

نقصان دہ کولیسٹرول یا ہائی ڈینسٹی لیپو پروٹین کی وجہ سے دل کی بیماریوں کے خطرات میں اضافہ ہو جاتا ہے، اس کے علاوہ اس کی وجہ سے خون کی شریانوں میں فیٹ جمع ہونا شروع ہو جاتا ہے، جس کی وجہ سے فالج اور دل کے دورے کے خطرات بڑھ جاتے ہیں

شہد کو باقاعدگی کے ساتھ استعمال کرنے سے نقصان دہ کولیسٹرول میں کمی آتی ہے اور فائدہ مند کولیسٹرول کی سطح میں اضافہ کرتا ہے۔

شفاف جِلد

شہد چوں کہ ایک زبردست اینٹی آکسیڈنٹ ہے اس لیے اس کو ہر روز استعمال کرنے سے جسم سے زیادہ تر زہریلے مادے خارج ہو جاتے ہیں، جب کہ اس کی جراثیم کش خصوصیات کی وجہ سے جِلد شفاف ہوتی ہے اور اس کی صحت میں بھی بہتری آتی ہے۔

ٹرائی گلیسرائڈز میں کمی

ہائی بلڈ ٹرائی گلیسرائڈ کی وجہ سے بھی دل کی بیماریاں لاحق ہو سکتی ہیں، جب کہ اس کی وجہ سے انسولین کی مزاحمت کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے، جس کی وجہ سے ذیابیطس ٹائپ ٹو لاحق ہو سکتی ہے۔ طبی تحقیقات کے مطابق شہد کے استعمال سے ٹرائی گلیسرائڈ کی سطح میں کمی آتی ہے اور چینی کے مقابلے میں اس کا استعمال محفوظ اور فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔[28]

سر کی خشکی کا خاتمہ

شہد کو بالوں پر استعمال کرنے سے سر کی خشکی کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ اس کو سر پر باقاعدگی کے ساتھ استعمال کرنے سے سر کی جِلد نم رہتی ہے جس کی وجہ سے خشکی کا امکان کم ہو جاتا ہے۔

سر کی خشکی سے نجات حاصل کرنے کے لیے دو چمچ شہد اور چار چمچ نیم گرم پانی کو مکس کے کریں اور اس کی مدد سے کچھ منٹوں تک انگلیوں کی مدد سے مالش کریں، مالش کرنے کے بعد سر کو آدھے گھنٹے بعد کسی اچھے شیمپو سے دھولیں، سر کی خشکی سے چھٹکارا پانے کے لیے یہ ایک نہایت آزمودہ نسخہ ہے۔[29]

زخم بھرنے میں مددگار

شہد کو زخموں کے علاج کے لیے سینکڑوں سالوں سے استعمال کیا جارہا ہے۔ شہد کے استعمال سے زخم تیزی کے ساتھ مندمل ہونا شروع ہو جاتے ہیں کیوں کہ یہ اینٹی بیکٹیریل اور اینٹی فنگل خصوصیات کا حامل ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ شہد ذیابیطس کی وجہ سے لاحق ہونے والے پاؤں کے السر کے علاج کے لیے بھی مفید ہے۔

طبی ماہرین کے مطابق شہد کے استعمال سے جِلد کے مختلف مسائل جیسا کہ چنبل جیسی علامات میں بھی کمی آسکتی ہے، اس کے علاوہ شہد زخموں کے ارد گرد ٹشوز کی صحت کو بھی بہتر بناتا ہے۔

کھانسی کا مؤثر علاج

شہد کو کھانسی کا مؤثر علاج سمجھا جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے سانس کی نالی کی صحت میں بہتری آتی ہے اور کھانسی کی علامات بھی کم ہوتی ہیں۔ طبی تحقیقات کے مطابق کھانسی کے علاج کے لیے شہد دواؤں کی نسبت زیادہ مؤثر ثابت ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ شہد کو بچوں کی کھانسی ختم کرنے کے لیے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔[30]

یادداشت میں بہتری

کچھ طبی تحقیقات میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ شہد میں شدید ذہنی تناؤ سے لڑنے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے، اس کے استعمال سے جسم میں ایسا دفاعی نظام بحال ہوتا ہے جس کی وجہ سے یادداشت میں بہتری آتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ شہد میں پایا جانے والا کیلشیم دماغ میں آسانی کے ساتھ جذب ہو جاتا ہے، جو بالآخر دماغی افعال کی کارکردگی میں بہتری لاتا ہے۔[31]

وزن میں کمی

شہد کو اگر متوازن مقدار میں استعمال کیا جائے تو وزن میں کمی لائی جاسکتی ہے۔ وزن میں کمی لانے کے لیے شہد کو گرم پانی اور لیموں کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔ تاہم یہ خیال رہے کہ شہد کے ایک چمچ میں چونسٹھ کیلوریز پائی جاتی ہیں، اس لیے آپ کو باقی غذا سے کیلوریز کم لینا ہوں گی۔

اس کے علاوہ شہد کے استعمال سے بھوک کم لگتی ہے اور کھانا کم کھانے کی وجہ سے وزن میں کمی واقع ہونا شروع ہو جاتی ہے۔

معدے کے لیے مفید

شہد کو جراثیم کش خصوصیات کی وجہ سے معدے کے لیے بہت مفید سمجھا جاتا ہے۔ صبح نہار منہ شہد کو استعمال کرنے سے ایسے امراض کی علامات میں کمی آتی ہے جو ہاضمہ کے نظام سے جڑے ہوتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ شہد کے استعمال سے معدے کے معمولی زخم بھی ٹھیک ہونے لگتے ہیں۔[32]

نتیجہ کلام

قرآن انسان کو اپنے ارد گرد کی اشیاء اور نعمتوں پر غور و فکر کرنے کی دعوت دیتا ہے اور غور و فکر کرنے والے لوگوں کو اس میں بے بہا نشانیاں اور علامات ملتی ہیں جو انہیں قرآن کی حقانیت و صداقت کو تسلیم کرنے پر مجبور کر دیتی ہے۔ تمام علوم کو چھوڑ کر صرف قرآن کی آیات پر غور و فکر کرنے سے ہی انسانی عقل کو جلا ملتی ہے لیکن جب ہم قرآنی علوم کو سائنسی علوم

کے ذریعے سمجھنے کی ناقص کوشش کرتے ہیں تو عقل دھنگ رہ جاتی ہے کہ یہ قرآن جو کہ ہزاروں سال پہلے نازل ہونے والی کتاب ہے اس کے بیانات آج کے سائنسی دور کے انکشافات سے کس طرح مل گئے؟ جب کہ یہ جس انسان نے ہم تک پہنچائی وہ تو "امی" تھا اور عرب کے بے آب و گیاہ صحرا کا باشندہ تھا۔ مزید براں جب ہم اللہ رب العزت کے فرمان کو مانتے ہوئے اس کی تخلیقات پر غور و فکر کرتے ہیں تو کبھی شہد کی مکھی کا گھر بنانے کا طریقہ، رہنے کا انداز، ان کا نظم و نسق اور کبھی اس کے پیٹ سے نکلنے والے شہد کی افادیت پر انسان کی زبان سے بے اختیار "سبحان اللہ" جاری ہو جاتا ہے، بے شک اس سب میں ان لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں جو غور و فکر کرتے ہیں۔

حوالہ جات

[1] الفاطر 35:28-27

[2] قاسمی، وحید الزمان، القاموس الجدید، لاہور: ادارہ اسلامیات، ص:677

[3] انیس ابراہیم، مجمع اللغۃ العربیۃ، المعجم الوسیط، مصر: مکتبۃ الشروق الدولیۃ، ص:907

[4] قرطبی، محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح الانصاری، ابو عبداللہ، الجامع لاحکام القرآن (تفسیر قرطبی)، القاہرہ، مصر: دار الکتب المصریۃ، 1964ء، ج:10، ص:133

[5] قطب شہید، فی ظلال القرآن، لاہور: ادارہ منشورات اسلامی، ج:4، ص:315

[6] احمد حسن، تفسیر احسن التفاسیر، لاہور: مکتبہ سلفیہ، ج:3، ص:346

[7] ابن کثیر، عماد الدین اسماعیل بن عمرو، ابو الفداء، تفسیر ابن کثیر، لاہور: مکتبہ اسلامیہ، 2009ء، ج:3، ص:155

[8] عبدہ الفلاح، تفسیر اشرف الحواشی، دہلی: مجمع البحوث العلمیۃ الاسلامیہ، ص:329

[9] سیوطی، جلال الدین، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، قاہرہ: مرکز البحوث والدراسات العربیۃ والاسلامیۃ، ط- اولیٰ، 2003ء، ج:9، ص:72

[10] ندوی، محمد حنیف، تفسیر سراج البیان، لاہور: ملک سراج الدین اینڈ سنز، ط۔ اولیٰ، 1983ء، ج:3، ص:654

[11] دریا آبادی، عبد الماجد، تفسیر ماجدی، لاہور: پاک کمپنی، ص:591

[12] Harun Yahya, The Miracle of the Honeybee, p.127

[13] النسفی، عبداللہ بن احمد بن محمود، تفسیر مدارک التنزیل وحقائق التاویل، لاہور: فرید بک سٹال، ط- اولیٰ، 2009ء، ج:2، ص:221

[14] Harun Yahya, The Miracle of the Honeybee, p.133

[15] Harun Yahya, The Miracle of the Honeybee, p.156

[16] حقانی، عبد الحق، تفسیر فتح المنان المشہور بہ تفسیر حقانی، کراچی: میر محمد کتب خانہ، ج:3، ص:86

[17] قاسمی، عبد القیوم، معارف الفرقان، کراچی: قاسمی اکیڈمی معارف اسلامیہ، ج:4، ص:78

[18] ابن کثیر، تفسیر ابن کثیر، ج:3، ص:156

[19] سیوطی، جلال الدین، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، قاہرہ: مرکز البحوث والدراسات العربیۃ والاسلامیۃ، ط- اولیٰ، 2003ء، ج:9، ص:74

[20] دمیری، کمال الدین، حیات الحیوان، لاہور: ادارہ اسلامیات، ط-اولیٰ، 1992ء، ج:2، ص:634

[21] Harun Yahya, The Miracle of the Honeybee, p.161

[22] عیسوی، محمد احمد، تفسیر ابن مسعود (مترجم مولانا شمس الدین)، ص845،

agKASV/edithttps://drive.google.com/file/d/1KEQjrXwM8pO_Gqi5eMM9StYT43

[23] ابن ماجہ، محمد بن یزید القزوینی، ابوعبداللہ، سنن ابن ماجہ، کتاب الطب، باب العسل، الریاض: دارالسلام، ج:4، ص:592، ح:3452

[24] بخاری، محمد بن اسماعیل، ابوعبداللہ، الجامع الصحیح، کتاب الطب، باب الشفاء فی ثلاث، ممبئ: دارالعلم، ج:7، ص:273، ح:5680

[25] ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، کتاب الطب، باب العسل، ج:4، ص:591، ح:3450

[26] https://healthwire.pk/healthcare/shahad-kay-fawaid/#google_vignette , retrieved 20-06-2024

[27] ibid

[28] https://healthwire.pk/healthcare/shahad-kay-fawaid/ , retrieved 20-06-2024

[29] ibid

[30] https://healthwire.pk/healthcare/shahad-kay-fawaid/ , retrieved 20-06-2024

[31] ibid

[32] https://healthwire.pk/healthcare/shahad-kay-fawaid/ , retrieved 20-06-2024